

اسلام اور طرز حکومت

مجلس شوریٰ (وفاقی کونسل) نے حالیہ اجلاس میں اسلامی نقطہ نظر سے پاکستان کی طرز حکومت پر بحث کی اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے مولانا سبیح الحق صاحب نے جو تقریر کی گو وہ وقت کی تحدید کی وجہ سے اپنا مدعا مکمل نہ کر سکے تاہم جتنا بھی ہوسکا وہ وہ وفاقی کونسل سیکرٹریٹ کی ضبط شدہ شکل میں سن و سن پیش کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

مولانا سبیح الحق صاحب | نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ قال اللہ تعالیٰ: یقولون صل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ للہ۔ (آل عمران)

جناب چیئرمین صاحب اجور پورٹ ہمارے سامنے جناب فدا محمد خان صاحب کی سرکردگی میں قائم شدہ کمیٹی نے پیش کی ہے ایک پہلو سے وہ تحسین کی مستحق ہے کہ ایک اہم کام جوان کے سپرد کیا گیا تھا انہوں نے نہایت شب و روز کی محنت کے بعد مکمل کر کے ایوان میں پیش کر دیا خواہ اس رپورٹ کی تفصیلات سے کسی کو اختلاف ہو لیکن یہ ایک اچھی روایت قائم ہوئی ہے۔ اس کمیٹی نے کام ہی نہیں کیا بلکہ ایک رپورٹ مرتب کر کے پیش کر دی۔ ہمارے ہاں کمیٹیاں عموماً ساہا سال لگا دیتی ہیں اور جس کام کو ٹالنا ہو وہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اس ایوان میں بھی ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جو میری درخواست پر پہلے اجلاس میں قائم کی گئی تھی ”اسلامائزیشن کمیٹی“ یہ کمیٹی بھی اگر اسی تندہی، شوق اور شغف سے کام لے کر تو آج یہ ساری تفصیلات اسلام کے بارے میں ایوان میں آجائیں اور کام آسان ہو جاتا لیکن ”رموز مملکت خورشید خسرواں دانند“ اور تفصیلات کا بیان مشکل ہے۔

مراد دیست اندر دل اگر گویم نہاں سوزو: اگر دم در کشم تہ سم کہ عظم استخوان سوزو

جناب چیئرمین صاحب یہ اس طرز حکومت پر بحث ہو رہی ہے کہ اسلام حکومت چلانے کے سلسلے میں کیا رہنما کرتا ہے؟ اور ہمارے فضل ارکان نے بہت ہی عالمانہ اور فاضلانہ تقریریں کی ہیں۔ اسلام نے طرز حکومت کے بارے

میں بھی ہمیں کسی اندھیرے اور غفلت میں نہیں چھوڑا۔ اسلام نے اس معاملہ میں جو واضح اصول اور ہدایات دی ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں۔ لیکن اسلام دین فطرت ہے۔ اس نے زمانے کے تقاضوں، حالات اور مستقبل جو ہر سال سال بھی ہو سکتا ہے۔ اس کو ملحوظ رکھ کر اس کی تفصیلات اور جزئیات کو امت پر چھوڑ دیا اور ایک قطعی اور واضح حکم اس سے پیش نہیں کیا کہ امت کو اپنے حرج اور وقتوں کا سامنا نہ ہو۔ بلکہ واضح اور قطعی اصول و ہدایات دے کر یہ معاملہ امت کے سپرد کر دیا کہ کئی دروازے اور تفصیلات آپ کے سامنے کھلے رہیں گے۔ آپ جو طریقہ کار اور جزئیات طے کریں اور مناسب سمجھیں گے اس کو اختیار کریں گے۔ تو خداوند تعالیٰ نے اس امت مسلمہ کے ساتھ یہ رعایت فرمائی۔ اگر ایک لگا بندہ نظام ہمارے سامنے رکھ دیا گیا ہوتا تو شاید ہم بعض حالات میں ایک طرز حکومت کو صحیح سمجھتے اور بعض حالات میں دوسرا لگا اس سے ادھر ادھر ہونا مشکل ہو جاتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اور صحابہ نے غصہ کیا کہ آپ کا آخری وقت ہے تو بعض صحابہ نے کہا کہ آپ کسی کو نامزد کر دیجئے۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میرے سامنے دو صورتیں ہیں اور دونوں مثالیں میرے سامنے موجود ہیں۔ ایک یہ کہ میں کسی کو نامزد کرنا چاہوں تب بھی میں کر سکتا ہوں۔ اور اگر نامزد نہ کروں اور امت پر چھوڑ دوں تو وہ بھی میرے سامنے مثال موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال کے وقت کسی کو سرِ حجتاً نامزد نہیں کیا اور خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ امت پر چھوڑ دیا۔ امت نے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بالائینفاق خلیفہ المسلمین مقرر کیا۔ اور ابتداء میں جو معمولی سا جھگڑا اٹھا ایک ہی مجلس میں ختم ہو گیا۔ اور پوری امت نے اتفاق سے ان کو سربراہ مانا۔ تو گو یا حضورؐ نے کسی کو نامزد نہیں کیا۔ تو یہ مثال بھی موجود ہے اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ جب وفات پا رہے تھے تو انہوں نے حضرت عمرؓ کو نامزد فرمایا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نامزدگی کی مثال بھی ہے۔ اور وہ دونوں طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن میں ایک تیسرا راستہ اختیار کروں گا۔ اور وہ حضرت عمرؓ نے یہ کیا کہ ایک چھ افراد کی شوریٰ منتخب کی، ایک مختصر جماعت منتخب فرمائی۔ اور اس کے بعد یہ وصیت کی کہ یہ جماعت میری شہادت کے بعد بیٹھ کر اپنے میں سے کسی کو منتخب کرے تو حضرت عمرؓ نے بھی اسلام کے اس انداز سے فائدہ اٹھایا کہ کوئی لگا بندہ نظام ہمارے لئے نہیں ہے۔ دونوں تینوں صورتوں میں سے جو بھی حالات کے مطابق ہم اختیار کر سکتے ہیں۔ یہاں مسئلہ کسی خاص نظام حکومت کا نہیں۔ بلکہ اسلام کے بنیادی اصولوں کا ہے۔ اس کی روشنی میں ہم کوئی بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں۔

یہ تو بدقسمتی سے اس صدی میں یہ صورت حال مسلمانوں کو درپیش آئی کہ حکومتیں ہم سے چھن گئیں اور یورپ اور غیر اسلامی ممالک نے نئے نئے نعرے اور نظریے اپنالے۔ نئے نئے نعرے بلند کئے۔ نئے نئے ازم ہمارے سامنے آئے اور ہم غلامی کے مارے ہوئے تھے۔ ذہنی غلامی میں اب تک عالم اسلام مبتلا ہے۔ تو جب بھی کوئی نیا نعرہ

دوسروں کے ہاں اٹھاسے فروغ حاصل ہوا۔ بازار میں اس چیز کا چرچا ہوا اور جس سودا کی چین دنیا میں ہوئی تو ہم نے بھی اسلام کو اس سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ یہ ایک ذہنی مرغوبیت ہے یورپ سے، غیر اسلامی قوموں سے، جو طرز حکومت، جو نعرہ ان کے ہاں بلند ہوا، اسے اسلام میں سمونے کی کوشش کرنے لگے۔ شیونزم کا نعرہ بلند ہوا، اشتراکیت کا نعرہ اٹھا تو بہت سے مسلمانوں نے کوشش کی کہ اشتراکیت اور شیونزم کو اسلام ہی کا ایک جدید ایڈیشن ثابت کر دیں۔ کئی مفکرین اور اسکالروں نے اور کچھ لوگوں نے یہی انداز اختیار کیا۔ اب تک یہ فتور ان کے دماغ میں ہے۔ کہ یہ اسلام ہی کا چرہ ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور اس کا ایک نیا ایڈیشن ہے کہیں ڈکٹیٹر شپ کا ہنگامہ اٹھا اور غلط بلندی ہو تو ہمارے بہت سے لوگ اس کوشش میں رہے کہ اسلام کو بھی ڈکٹیٹر شپ میں اور اس انداز میں پیش کیا جائے کہ اطاعت امیر اور اطاعت اولوالامر سے یہی مراد ہے۔ کہ ہمارے ہاں بھی ڈکٹیٹر شپ ہونا چاہئے۔ وہ اپنے خیال میں اسلام کی خیر خواہی یہ سمجھتے ہیں کہ جو چلا ہوا نعرہ ہے، بازار میں جو سودا چل رہا ہے اسلام بھی اس کے ساتھ ساتھ چلے۔ گویا اسلام کو ایک یتیم بچہ سمجھ لیا گیا ہے کہ اس کے لئے کسی نعرے کی سرپرستی کی ضرورت ہے کسی ازم کی چھاپ اس پر پڑنی چاہئے۔

یہی صورت حال ہمارے ہاں جمہوریت کے بارے میں ہوئی کہ اسلام جمہوری نظام ہے ہر شخص نعرہ لگاتا ہے کہ اسلام میں جمہوریت ہے اسلام جمہوری نظام ہے۔ لیکن کیا ہم میں سے بہت کم لوگوں نے اس حقیقت پر کبھی غور کیا ہے کہ اسلام کی جمہوریت کون سی ہے۔ اسلام میں آیا یہ جمہوریت ہے یا نہیں؟ اور مغربی جمہوریت کیا چیز ہے اب اگر اس نقطہ نظر سے ہم دیکھیں گے تو اسلام طرز حکومت کے لئے ایک نہایت واضح اصول جس کے اوپر سارے اسلام کا ڈھانچہ قائم ہے۔

جناب نائب چیئرمین (سید مجیب الدین) وقت کی طرف توجہ فرمائیں کہ آپ کے طرف دو منٹ رہ گئے ہیں۔
مولانا سمیع الحق ابھی تو میں نے تمہیں باندھی ہے اگر آپ تعاون فرمائیں تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اسلام نے سب سے پہلے جو اصول متعین کیا ہے اس میں یہ ہے کہ حکومت نام ہے حکم کرنے کا، قوانین جاری کرنے کا، نظام زندگی کو ایک سانچے میں ڈھالنے کا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ رکھا ہے اور قطعاً اعلان کیا ہے۔

ان الحکم الا للہ امران لا تعبدوا الا اياه ذلک الدین القیم

کہ حکومت اور حکم صرف اللہ کا ہے۔ اور جو آیت میں نے ابتداء میں سورہ آل عمران کی پڑھی ہے کہ

یقولون هل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ للہ

یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ اختیار ہے ہم بھی کچھ ووٹ اور اپنی رائے رکھتے ہیں اور اس کے مطابق قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں خدا نے کہا یہ پوچھتے ہیں تو اے رسول یہ کہہ دیجئے کہ انہیں کوئی اختیار نہیں ہے اسلامی ریت

الحق

۴۰

اسلام اور طرز حکومت

قانون بنانے کا اور حکم نافذ کرنے کا حکومت اور اختیار کو سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور ارشاد خداوندی ہے کہ:-

وَلَا تَقُولُوا لِمَا قَصَفَ السِّنُّ كَذِبَ هَذَا حِلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ (الفل)

یہ خدا کا ارشاد ہے سورۃ النمل میں ایسا نہ ہو کہ پھر تمہارے جی میں جو چاہے آتا ہے اور آپ کہیں یہ حلال ہے یہ حرام ہے۔ یہ حق نہیں ایسا مت کہیں۔ دوسری جگہ فرمایا:-

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

کہ جس نے اللہ کے نازل کردہ احکام پر عمل نہ کیا بے شک ایسے لوگ ظالم ہیں۔ فاسق ہیں۔ کافر ہیں۔

بہر حال بندہ ای چیر چوہیں مغربی جمہوریت سے الگ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں عوام کو یہ حق نہیں دیا گیا، کسی طبقہ کو، کسی قوم کو، کسی قبیلہ کو، کسی پارٹی کو کہ وہ قانون بنا کر بندوں کو بندوں کا غلام بنائے۔ اللہ نے یہ اختیار اپنے پاس رکھ کر انسان کو اس طرح آزاد کر دیا ہے بندوں کی غلامی سے آزاد کر دیا ہے کہ یہ میرے ہی قانون اور میرے ہی احکام کی اطاعت کریں کسی بندے کی کیا مجال ہے کہ وہ دوسروں پر اپنے احکامات اور قوانین چلائے۔ اس کا غلام یہ نکلا کہ قانون سازی کے سارے اختیارات خدا اور رسول کے ہیں بلکہ رسول بھی خدا کے اختیارات کے تابع ہے۔ قرآن کریم میں ہے:-

مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَبْدِلَهُ مِنْ تَلْقَائِهِ نَفْسِي أَنْ أَتَّبِعَ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

مجھے یہ حق بھی نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کروں میں تو صرف وحی کی پیروی کروں گا۔ تو اب مردوہ جمہوریت سے یہ صورت حال بالکل الگ ہو گئی ہے۔

جناب چیرمین (سٹیج میں آئیں) مولانا سوڈانہ گنڈا کرشن ہے کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

مولانا سمیع الحق جی مان میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو جمہوریت کا نعرہ ہے وہ جمہوریت نہیں ہے الگ ہے آپ اسے تھپا کر لے سکتے ہیں مگر وہ تھپا کر لے سکتے ہیں جمہوریت کی پابندیت ہے یہ خدا کی تھپا کر لے سکتے ہیں کوئی بھی شخص یا مذہبی طبقہ تھپا کر لے نہیں جائے شریعت کی تعمیل کا جیسے پابندیت ہے تو اسے بھی اسلام شیطانی حکومت کہتا ہے۔ خدا کی حکومت نہیں۔ تو جب مغرب کی پارلیمانی نظام کا ہم سوا نہ کریں۔ دوسری بات اگر ہم اس حقیقت سے جانوہ لیں جناب چیرمین میرا تو یہ خیال تھا کہ یہاں وقت کی پابندی نہیں ہے لیکن اب پابندی آگئی ہے۔ پارلیمانی سسٹم میں میری گزارش یہ ہے کہ پارٹی کی جو جمہوریت ہوتی ہے۔ وہ دراصل جمہوریت نہیں ہوتی وہ ایک بدترین آمریت ہوتی ہے۔ یہاں پارٹی کی اکثریت ایوان میں اپنے ضمیر کے مطابق حق کا اظہار ہرگز نہیں کر سکتی۔ وہ پارٹی لائن کے غلام ہوتے ہیں۔ یہیں یہاں اس اسمبلی میں جو ایک بہت بڑی اکثریت کی پارٹی تھی ہم قراردادیں پیش کرتے تھے جو تے

کے بارے میں کہ بند کر دو۔ اور زنا کے بارے میں، شراب کے بارے میں اور یہ سارے بیکار ڈموجود ہیں۔ وہ لوگ آئے
مسترد کر دیتے تھے۔ باہر نہیں کہی ارکان کہتے تھے کہ مولانا ہم بھی مسلمان ہیں ہمارے بھی جذبات ہیں۔ کافر تو نہیں ہیں
لیکن ہم مجبور ہیں کہ ہم پارٹی لائن سے ادھر اُدھر ہٹ نہیں سکتے۔ کیا اس پارلیمانی سسٹم میں وہ جمہوریت، جمہوریت
ہوتی ہے جس کی ۹۹ فیصد اکثریت ہو لیکن وہ لکھ کر دے دیں کہ ہمارا وزیراعظم جیٹ مال لایڈمنسٹریٹ بھی
ہو گا اور ایک سول وزیراعظم کے بارے میں ایسا کہے تو اس میں نہ حزب اختلاف آزاد ہوتی ہے نہ حزب اقتدار
اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کر سکتی ہے وہ پارٹی کا غلام ہوتا ہے۔

جناب نائب چیئرمین (سید معین الدین) بہت بہت شکریہ مولانا۔ ۲۰ منٹ ہو گئے ہیں۔ دوسروں کے حقوق
کی وجہ سے اسلام سب سے بڑی بات تو دوسروں کے حقوق کا احترام بنانا ہے۔
مولانا سمیع الحق بہت اچھا جناب۔ جناب چیئرمین سنا ہے کہ آپ نے ۲۵ منٹ تقریر کی تھی۔ اگر میرے
دوران آپ کو تقریر کرنی پڑی تو کیا میں بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی کروں؟

دوبارہ طبی ٹنڈر نوٹس

دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مصنوعی نسل کشی ڈائریکٹریٹ امور تحفظ حیوانات۔ چار سہ روڈ پشاور
سال ۸۲-۸۳ ۱۹۸۳-۸۴ کیلئے شینڈول کے مطابق جو کہ ٹنڈر فارم کے ساتھ منسلک ہے اور اس دفتر سے مبلغ ۵/ روپیہ فی عدد سنڈر
سرکاری سائڈ بیلان متعلقہ پشاور سوڈی نرٹی۔ سرٹے نورنگ اوران اور سید و شریف کے فیڈ سٹنڈ سبز چارہ۔ بھوکھل نوڈ
اعلیٰ قسم چنائل شدہ۔ بورہ گندم۔ ملی دل شدہ۔ مکہ سالمہ کے سب سے دفتر ہذا کو سرٹے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر کے سہراں جو کہ
زیر تحفظی کے نام ۱۰۵۵/۰ روپے بطور ضمانت (قابل واپسی) منسلک ہو بمونہ کے ۳ ستمبر ۸۳ ۱۹۸۳ گیارہ بجے قبل
ازد و پھر پہنچ جانے چاہئیں۔ کامیاب ٹنڈر و مہندگان کو ایگزیکٹ پر دستخط کرنے سے قبل کنٹریکٹ کی مالیت کا ۱۵
فیصد بطور ضمانت جمع کرانا ہو گا۔ جو کہ کنٹریکٹ کی مدت ختم ہونے پر واپس کر دیا جائے گا۔ مقررہ تاریخ کے بعد وصول
ہونے والے ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹنڈر پر ہر ایک ایٹم کاریٹ سول و ٹرنری ہسپتال پشاور۔ سیمن پروڈکشن
یونٹ میر اسوڈی نرٹی ہول و ٹرنری ہسپتال سرٹے نورنگ۔ گوڈنٹ پولٹری فارم مردان سول و ٹرنری ہسپتال سید و شریف
علیحدہ علیحدہ درج کیا جائے۔ زیر تحفظی کو اختیار ہو گا کہ کسی ٹنڈر کو بغیر وجہ بتائے مسترد کرے۔

نسیم احمد چیمہ ڈپٹی ڈائریکٹر مصنوعی نسل کشی صوبہ پشاور ڈائریکٹریٹ امور تحفظ حیوانات صوبہ پشاور